يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

یعنی شیطان انکو وعدے دیتا ہی اور امیدین دلاتا ہی مگر شیطان اُنسے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہی وہ نرا دھوکا ہے

قولہٗ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ کشائی یہی تو ہے

جو بات ... کہا کروں گا مین یہ ضرور
ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول جب ٹل گئی تو بات خدائی نہین ہے بات
جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

١٣٣١

تائید ربانی

بجواب

ہزیمت قادیانی

مصنفہ

عالی جناب علامۂ زمن حکیم مولوی ملک نظیر حسن صاحب بہاری سابق مرید خاص مرزا قادیانی لیکن بحمد اللہ کہ سنہ ۱۸۹۸ء سے بمقام ضلع فتحپور عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے مرادآباد جاکر داخل سلسلۂ رحمانی ہوے جس مین ملک عبد الرحمن منصور طالب العلم قادیان کے "ہزیمت قادیانی (یعنی برعکس نہند نام زنگی کافور) نصرت یزدانی" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور تاریخی نام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ ہجری

انصاری پریس دہلی مین طبع ہوکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

دیباچہ کتاب

ناظرین انصاف پسند کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک طالب العلم صاحب مسمی بہ بابو عبدالرحمان منصور کی طرف سے ایک رسالہ بنام نصرت یزدانی بجواب قہر آسمانی مطبع نظامی کلکتہ سے چھپکر شایع ہوا ہے۔ مصنف نے ٹائٹل پیج پر اپنی طالب العلمی کی سند مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا تعلیم یافتہ ہونا ظاہر کیا ہے۔ کون اسکا انکار کرسکتا ہے کہ جیسا مدرسہ ہوگا۔ ویسی تعلیم بھی ہوگی۔ مرزا صاحب کی رام کہانیان اور جھوٹے افسانے دنیا پر روز روشن کیطرح ظاہر ہو چکے ان کے دہرانے کی اس رسالہ مین اب ضرورت باقی نہین رہی۔ پھر جس یونیورسٹی کے پرنسپل (یعنی مرزا صاحب) جنکی کذب بیانی خود انہین کے متضاد اقوال سے ثابت ہو چکی ہون۔ تو اون کے یونیورسٹی قادیان کی تعلیم یافتہ اور ڈپلوما یافتہ طالب العلم کا کیا پوچھنا ہے کہ کیسے راستباز ہونگے قادیانی یونیورسٹی کی تو بنا ہی جھوٹ پر ٹھیری ہوئی ہے۔ پھر بیچارہ طالب العلم سچائی کی تعلیم کہان سے حاصل کرے۔ علاوہ اسکے انکی طفلانہ کم استعدادی تو خود اُن کی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲ سطر آخیر کے اوپر والی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیچارہ کو ابھی تک روزمرہ کے عام لفظونکی صحت تو معلوم ہی نہین ہے۔ کہ جوق در جوق کی جگہ جوک در جوک لکھدیا ہے۔ میان صاحبزادہ سے کوئی اتنا تو پوچھ دیتا کہ یہ لغت پنجابی ہے یا جاپانی۔ کیونکہ غالباً آپ حضرات ناظرین کے کان

نظم مندرجہ صفحہ ۶ جو مرزا صاحب کے جھوٹے کلام مندرجہ تعلیم المہدی پر ایک دلچسپ

دل لگا کر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو   میرزا کی گالیوں کو سنو سے زائد پھر گنو

قول ہے کچھ فعل ہے کچھ پاس انکی سنو   گالیاں سنکر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھا دو انکسار

اپنا روپیہ[۵۱] مانگنے پر جو کرے سب و شتم   کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ مارے نہ دم

میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم   چپ رہو تم دیکھکر انکے رسالوں میں ستم

دم نہ مارو گر وہ ماریں۔ اور کردیں حال زار

مارنے[۵۲] ہم کیوں لگے اور کیوں کرینگے حال زار   مفت کی تہمت نہ دو شرماؤ اپنے دل میں یار

اپنے منہ سے کہتے ہو ایسا سمجھ پر تیری مار   کون[۵۳] سلطان القلم ایسا لکھیگا دل فگار

شرم کی یہ بات ہے ہم کیا جتائیں بار بار

غیرتِ حق میرزا جی کے ہوئی جب سد راہ   خود بقولِ میرزا جو تھا شریر و شر نگاہ

مشتری۔ صادق کے آگے ہو گیا مر کر تباہ   مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیاہ

جلد تر ہوتا ہے برہم مفترا کا کاربار

میرزا صاحب کے رگ و ریشہ سے واقف تھے یہی   ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرتسری

تنگ آکر انکے حملوں سے یہی کہتے بنی   تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو اُن کو کہ تھے وادیں وہ ایسے اشتہار

---

۵۱ سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتاب نہ ملی مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اٹھا نہ رکھی (دیکھو عصائے موسیٰ چودھویں صدی کا مسیح) ۱۲ ۵۲ منتہ رح ۱۲

۵۳ یہ پانچوں مصرعے مصنف کی طرف سے بطور شرح مصرعہ مذکورہ بالا مصنفہ مرزا صاحب لکھے گئے۔ مذاق ارباب سلیم مرزا صاحب کی اس بھونڈی تحریر پر (دم نہ مارو گر وہ ماریں الخ) غور کریں اور اسکے نازک اور شرمناک پہلو پر سلطان القلمی کی داد دیں ۱۲ منہ

کر دیا ہے - یہ ہے فیصلہ آسمانی ؛

مصنف کی دعا سے (جو دیباچہ میں ہے کسیقدر ترمیم کے ساتھ) مجھکو بھی اتفاق ہے - کہ ایک شخص (جھوٹا مسیح اور نبی بنکر) سادہ لوحوں کے آنکھوں پر اپنے فریب اور ضلالت کی پٹی باندکر گمراہی کے قعر تاریک مین دھکیل چکا ہی اے رب ذو الجلال تیرے فضل سے کچھ دُور نہین کہ اون کو اب بھی اس مہلکہ سے نجات دیوے اور اپنے آسمانی فیصلہ سے انکی نصرت کرے - آمین یا ارحم الراحمین - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

مصنف نے صفحہ ۲ سے تمہید اٹھا کر انقلابات زمانہ سے ڈراکر صفحہ ۴ کی سطر ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہان سے اسکو حق اور نیکی ملے - لے لے - خواہ ایک عیسائی یا یہودی سے یا بیجان دیوار سے خواہ کہیں بھی ہو ؛

شاید بیچارہ طالب العلم کی نظر قرآن مجید کی اس پاک آیت پر (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) نہیں پڑی - ورنہ یوں بیباک ہو کر نہ کہتے کہ حق اور نیکی کسی عیسائی یا یہودی یا بے جان دیوار سے بھی ملے تو لیلے[1] - اول تو اشارہ کے طور پر مرزا صاحب کی مثال ان تینون سے دی ہی - جو ان کے عقیدہ کے موافق اپنے نبی کو عیسائی اور یہودی اور بے جان دیوار سے تشبیہ دینا مرزا صاحب کی خلاف شان تھا - بہرحال اسکو وہ جانیں اور اون کے نبی - اسکی نسبت مجھکو کچھ زیادہ سوچھا نیکا حق نہیں ہے - مگر جو بڑی اہم بات ہی وہ یہ ہی کہ بموجب آیت شریف مرقومہ بالا کی ہمارے اسلام کا اکمال بدرجہ اتم اس ذات مقدس نبویہ مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام پر تیرہ سو برس سے زاید ہوئے کہ ہو چکا - اب اسکے سوا اور کسی قسم کا حق یا نیکی طلب کرنے والا کسی عیسائی یا یہودی یا کسی شئے بے جان سے بجز کسی بو الہوس خارج العقل کے کوئی دوسرا فہمیدہ مسلمان صاحب قلب سلیم

[1] ایسا تو کسی ناقص الاستعداد طالب العلم کا البتہ تقاضہ ہو سکتا ہی کہ ... عیسائیت اور یہودیت کے گندہ کھنڈروں میں حق کا متلاشی رہے - ... کھنڈروں میں سوائے ... [illegible] ؎

بھی اس نئی لغت سے ناآشنا ہونگے۔ یہ تو میان صاحب کے استعداد کا حال اُسپر یہ حوصلہ کہ فیصلہ آسمانی کا جواب لکھا ہی۔ بعینہ یہی مثل ہے کہ مینڈکی کو زکام۔ اور اسپر طرہ یہ ہے کہ منشی صادق صاحب ایڈیٹر البدر نے اس رسالہ کی ریویو لکھکر بڑی تعریف کی ہے۔ یا تو بغیر دیکھے بھالے بقول شخصے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ اپنے ہم مشرب بھائی کے لیئے صدائے آفرین بلند کر دی یا دیدہ دانستہ منصب ایڈیٹری کے خلاف اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ ٹائٹل پیج مین دو شعر شاید آپنے کسی اکابر کے نتیجہ فکر سلیم سے لکھا ہی اور کنایتہً مرزا صاحب کی راستی کیطرف اشارہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ مضمون اسکا ناتمام رہگیا تھا۔ اسلیئے راقم نے تیسرا شعر اضافہ کر دیا۔ اب ارباب ذوق سلیم انصاف کرین کہ میان طالب العلم کی کیسی مرمت ہوگئی +

قولہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت　　اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہیگا کہ کرونگا میں یہ ضرور　　ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول

جب ٹلگئی تو جان۔ خدائی نہین وہ بات　　جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

فالحمد للہ علی ذلک۔ کہ جس امر کو مین نے مرزا صاحب کے رد مین ظاہر کرنا چاہا ہے اور فیصلہ آسمانی وغیرہ رسائل مین ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اسکو میان طالب العلم نے اپنے متذکرہ صدر دونون شعر مین قبول کر لیا۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہزیمت قادیانی ہو سکتا ہی۔

میان صاحب فیصلہ آسمانی مین تو اسیکا ذکر کیا گیا ہے کہ جو الہام کا دعوے مرزا صاحب نے بڑے زور دار سے کیا اور صاف صاف اقرار کیا کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ایسا نہو تو مین مفتری اور کذاب اور ہر بد سے بدتر ہون۔ پھر وہ الہام مرزا صاحب کا وقوع مین نہ آیا۔ اسلیے مرزا صاحب مفتری اور کذاب ٹھیرے۔ کیونکہ اگر وہ الہام واقعی منجانب اللہ ہوتا تو اسکا ٹلجانا گویا خدائی وعدہ نہ ٹلتا۔ جیسا کہ خود مصنف نے اپنے دونون شعرون مین ظاہر

لائے ہوئے احکام پر ایمان ہے - میرے پیارے عزیز! اس سے اور زیادہ کوئی طریقہ آپ لوگ کے باور کرانے کا اور اپنی صداقت کے اظہار کا نہین ہوسکتا - کہ خدا بزرگ ودانا کو اسوقت اپنے قلب کی صفائی اور صداقت پر گواہ کرتا ہوں - وکفی باللہ شہیدا -

پیارے عزیزو خدا تمکو اور سب برادران اسلام کو توفیق راستی عنایت کرے ٭

جواب راقم بروز حشر

مصنف کے قول کو مانکر مین التماس کرتا ہون کہ جب مجھ سے سوال ہوگا تو انشاء اللہ تعالےٰ محض بے ترددی سے یہی جواب دونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کو مین منکوحۂ آسمانی والی پیشگوئی نمبر (۱) اور مرزا سلطان محمد بیگ کے موت کی پیشگوئی نمبر (۲) - اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری والی پیشگوئی نمبر (۳) - اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی موت کی پیشگوئی نمبر (۴) سچا نہ پایا - مین نے اوسکے رسالے دیکھے اوسکی روش اور اوسکے افعال واقوال کو موازنہ کیا - خود اوسے مرزا صاحب کے قول اور الہام مدعوبہ کے مطابق اوسکو جھوٹا پایا - لہذا ہم نے اوسکی بیعت نہ کی - اے میرے مالک عالم الغیوب تو میرے جواب کی سچائی سے پورا پورا واقف ہے اور تیرے سامنے ذرہ برابر کسی کے دل کی بات چھپ نہیں سکتی - تیرا ہی ارشاد پاک ہے کہ لا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ‘ اسلئے بموجب تیرے ارشاد کے ہم نے (اس مرزا غلام احمد کو) جھوٹا مسیح اور کذاب ومفتری سمجھا - ؎

میری سچائی ہی تجھپہ ظاہر نہین چھپا تجھسے حال دل کا
تیرا ہون مین اک کمینہ بندہ اسیقدر ہی جواب میرا

پیارے عزیز تم نے میرا جواب سن لیا - اب مین تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب تم لوگ سے اوس میدان حشر مین یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تو اپنے حبیب کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین خاتم النبیین بناکر بھیجا تھا اور اسلام کو کامل کرکے اپنی توحید اون کے ذریعہ سے پھیلائی تھی - اور اپنے کلام مین صاف صاف بتا دیا تھا کہ ہمارے حبیب پاک کے بعد

نہین ہوسکتا۔ اب اِس حملہ کا زیب قلم فرمانا طالب العلم مصنف کا سوائے تقاضائے سِن اور ناواقفیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خدا اون کو تمیز اور شعور عطا کرے اور سچے اِسلام کی قابلیت کا مادہ عنایت کرے۔

آگے چلکر میاں صاحبزادہ نے صفحہ ۵ کی سطر ۵ لغایت ۹ میں بچونکی طرح اپنا بھولاپن ظاہر کرکے تحریر کیا ہے۔

"کہ حشر کے دن جب تم سے سوال کیا جائیگا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعوے کیا" اور اُس نے یہ کہا کہ وہ مسیح محمدی اور مہدی جو کہ حضرت سرور کائنات کا بروز[۱] ہوکر آنے کو تھا وہ میں ہوں۔ کیا تم نے اسکی کوئی تحقیق کی۔ جینے تم کو عقل سلیم عطا کی تھی" اُس سے سوچا اگر وہ سچا تھا تو کیا تم نے اُسکی بیعت کی۔ یا محض ضد و تعصب" کیوجہ سے جان بوجھکر آنکھوں پر پٹی باندہ لی۔ اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے" تو کیا جواب دوگے"

میرے عزیز ملک جی! بڑے غور اور توجہ سے میرا سیدھا سیدھا جواب بھی گوش ہوش سے سُنکر نقش کالحجر کرلین۔ غالباً یہ جواب باصواب انشاء اللہ المستعان اون کو اور سب برادران اسلام گُم شدہ گان بادیہ ضلالت کے لیئے (قسم ہے اُسی ذات واجب الوجود عالم الغیوب مالک یوم الدین کی) بلاشک و شبہ باعث نجات ہو جائیگا۔ اور مرزا صاحب کے الزام دعوے سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ خدا کے لیئے اسکو اپنے دلی ایمان سے یقین کرکے میرے جواب کو سرسری نظر سے بناوٹ نہ سمجھیے مین حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے دلی ایمان سے عرض کرتا ہون کہ جو کچھ جواب میں لکھا جاتا ہے وہ لفظ بلفظ میں اُسی ایمان اور یقین قلبی سے لکھتا ہوں جسطرح مجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی مقدس توحید اور حضرت سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور ختم نبوت اور اُن کے

---

[۱] بروزی اور ظلی نبوت و مہدیت کی ثبوت مین کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح سے سلف صالحین نے استنباط کیا ہو تو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب اسکا اعلان کیون نہین فرماتے ہین۔ اور اگر بروز سے مطلب اِن کا اوتار لینا جیسا کہ ہندؤن مین سے خیال کرتے ہین تو پھر کشن منجی بھاگت بنجایئے۔

گرم بازاری اس قدر ہوگئی تھی کہ بڑے بڑے رؤسا اور اہل علم اوسکے مطیع ہوکر اسکی نبوت کی اشاعت مین سینکڑون رسالے سیاہ کر دیتے - اور لاکھون کو اسکا مطیع و منقاد بنا دیا تھا - چار سو برس کا زمانہ گزرا کہ اتبک اسکے متبعین اسی ہندوستان کے مختلف مقامون مین مثل حیدرآباد و سندھ وغیرہ کے اسکے مذہب کے حامی ہین - تو کیا اسکا عروج اہل حق کے لیئے نبوت کی نشانی ہوجائے گی - ہرگز نہین - اگر یہ دعوے آپکا صحیح ہو تو سب سے پہلے مرزا صاحب ہی پر سید محمد جونپوری کی نبوت اور مہدویت کی بیعت لازم آویگی - ورنہ بقول خود اول الکافرین کا خطاب خود بدولت پر ہی صادق آویگا - اور کرشمون کا ذکر جو کیا گیا ہے اسکا حال تو دنیا پر ان کی ۲ درجن جھوٹی پیشین گوئیون سے بخوبی معلوم ہوچکا ہے - جنکو بطور نمونہ کے راقم نے رسالہ مسمی بہ مسیح کاذب مین بڑے صفائی سے پبلک مین پیش کیا ہے (یہ رسالہ مولوی سید محمد اسحٰق صاحب مونگیر محلہ مخصوص پور سے ملے گا) +

میرے عزیز مصنف ذرا متوجہ ہوکر مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کے کرشمے ملاحظہ کرین - ناواقف حضرات جن کو مرزا صاحب کی تصانیف پر متعلق نظر نہین وہ بیچارے اس حال سے بالکل لاعلم ہین - کہ حضرت جی نے صریح جھوٹ دعوے کرکے اپنی برگزیدگی اور مقدس کا اظہار کیا ہے جب ہی تو مصنف نے آگے چلکر لکھا ہے (یہی مرزا صاحب ہی کا مقولہ اعادہ ہوا ہے)

"تم ہم کو گالیان دیتے ہو مگر ہم تمہارے لیئے دعا کرتے ہین - تم لعنت بھیجتے ہو ہم تمہارے لیئے رحمت مانگتے ہین - تم ہم سے نفرت کرتے ہو ہم تم سے پیار کرتے ہین - تم ہماری مذمت کرتے ہو ہم تمہاری تعریف کرتے ہین "

(راقم) جس کسی اجنبی اشخاص کی نظر ان جملون پر پڑیگی مجرد ان جملون کی سچائی ذہن نشین کرکے خیال کرلیگا کہ واقعی ایسا لکھنے والا کس قدر عالی ظرف کریم النفس بے کینہ مقدس نہ آگ ہوگا کہ

کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر باوجود اس قدر صریح ارشاد کے تم نے ایک جھوٹے مفتری کو دنیا کمانے کی غرض سے کیون مسیح اور مہدی اور جھوٹا نبی مانکر ہمارے ہزارون بندون کو گمراہ کیا۔ تب تم کیا جواب دوگے۔ یہ دنیا کا جواب جو یہان جھوٹ بک رہے ہو۔ وہان بکار آمد نہوگا کیونکہ وہان خود تمہارے اعضا اعضا تمہارے کرتوت کے گواہ بنکر تمہیں جھٹلا ئینگے۔ اور خود حکم الٰہی جو تمہارے دل کی باتون سے ذرہ ذرہ واقف ہے تمکو بات بنانے کی مجال نہ ہوگی۔ اور یہی جواب دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفےٰ اور مسیح علیہ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہین نہ مرزا غلام احمد مفتری کذاب۔

یار و مبارک وہ ہین جو وہان کے واقعات کو مدنظر رکھکر ابھی سے ہوشیار ہوجائین اور جو لغزش اور غلط فہمی سرزد ہوگئی ہے اُس سے صدق دلی کے ساتھ نادم ہوکر توبہ کرے۔ اور جواب کے لیئے تیار ہوجائے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسکے بعد اسی صفحہ ۵ کی سطر ۱۴ الغایت ۱۶ مین شاید مرزا صاحب کا مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ "مجھہ کو حقیر سمجھکر نفرین کی۔ اور ایک کھٹلی سمجھکر کوئی پرواہ نہ کی مگر دیکھو اُس خالق الحب والنوی نے اس ذلیل کھٹلی کو کتنا عروج دیا اور اسمین سے کیسے کیسے کرشمے دکھائے"

میرے پیارے عزیز خدا کیلئے ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب کا عروج بڑا تھا یا فرعون کا۔ خیر چونکہ یہ بہت گزرے ہوئے زمانہ کی تاریخ ہے اسکو بھی جانے دو۔ حال ہی کا واقعہ پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کے عروج اور ساری دیانتداری کے دنیاوی عروج سے مقابلہ کر دانہ جانچو کہ آریوں کے عروج کے مقابلہ مین بیچاری مرزاجی کے کسادبازاری کا ذکر کرنا آپکو سخت دشوار ہوگا۔ اسلیئے میں جھوٹے مسیح اور مہدیکو اونہیں کے ہم منصب مدعی نبوت کا دوسرا یعنی سید محمد جونپوری سے مقابلہ کرکے دکھا دیتا ہون جسنے نوین صدی مین اپنی مسیحیت کا اعلان اور نبوّت کی اشاعت ایسے زور سے کی کہ باوجود امتداد زمان کثیر آجتک ہزارون در ہزارون اوسکے نام لیوا موجود ہین۔ اور اسکے زمانہ مین تو اس کی

باطنی جذام۔ بدچلن۔ بددیانت۔ بے حیا انسان۔ بنتے ہی مرجانا۔ یہودیت کا خمیر۔ خنزیر سے زیادہ پلید۔ خالی گدھے۔ سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں پر سوروں اور بندروں کی طرح (دیکھئے مرزا صاحب کیسی جھوٹ کی قلعی کھلی) رئیس الدجالین۔ روسیاہ۔ راس الغاوین۔ زندیق۔ شیخ نجدی۔ عقیب الکلب (یعنی سگ بچگان کہئے مرزا صاحب یہ سب سچ ہونا) غول الاغوی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا (مرزا صاحب نے چن چن کر گالیاں تصنیف کی ہیں) اشرار۔ مکار۔ عقاب۔ قیمت (ذرا جب تو مرزا جی نے موت کا مزہ چکھا ہوگا۔) فرعونی رنگ۔ کتے۔ گدھا۔ غرض ہزاروں جگہ مرزا صاحب نے ایسی غلیظ غیر مہذب الفاظ خبیثہ کا استعمال کیا ہے جو اگر سب جمع کئے جاویں تو ایک کتاب کی صورت میں بنام چودھویں صدی کی آئی ڈکشنری شائع ہوگی۔ ناظرین! غور فرمائیں کہ میں نے بہت ہی مختصر طور پر نمونہ مرزا جی کی گالیوں کا باکراہ تمام دکھایا ہے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ جس جھوٹے مفتری کے زبان سے ایسی ایسی گالیاں نکلی ہوں۔ اور خود اسی جھوٹے کی تصانیف ایسے بیہودہ فحش سے بھری ہوں وہی جھوٹا کتنی دریدہ دہنی سے جھوٹا دعوے کرتا ہے کہ تم ہم کو گالیاں دیتے ہو ہم تمہارے لیئے دعا کرتے ہیں۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم رحمت مانگتے ہیں الخ

بات تیرے جھوٹے کی دم میں نمبر ا۔ ایسی بے پر کی کوئی اڑاتا ہے۔ آپ گوذی ہوش ہوں سلطان القلمی کے دعوے دار ہوں مگر دروغگو را حافظہ نباشد صحیح نکلا۔ یہ ہیں مرزا جی کے جھوٹے دعوے۔

پھر بقول صاحب عصائے موسیٰ (صفحہ ۱۴۷) ان ہی الفاظ پر کفایت دبس نہیں فرماتے بلکہ مرزا جی نے اپنی طرف سے عربی عبارت میں عجیب لعنتیں تصنیف کر کے لکھی ہیں مثلاً رئیس الدجالین اور اسکا تمام گروہ علیہم تعالیٰ لعن اللہ الف الف مرۃ۔ (راقم) ذالک خسران الدنیا والآخرۃ کہ مرزا صاحب کی زبان سے بجائے دو دو ہزار کے ہزار لعنتیں نکلی ہیں یعنی مسلمان مومنین تو درود ہزار پڑھتے ہیں اور مرزا جی کے یہاں ہزار

گالی کے بدلے دعا۔ لعنت کے بدلے رحمت۔ اور مذمت کے عوض مین تعریف کرتا ہے۔ لیکن ناظرین ذرا صبر کرین۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون اور فقط کہتا نہین خود مرزاجی کی چند مغلظ اور فحش گالیون کی سیر بھی کرا دیتا ہون۔ اوسوقت آپ لوگ فیصلہ کرلین گے کہ لکھنے والا ان جملون کا اکذب الکذبین ہے اور اسی قسم کی ابلہ فریبیون کا نام اس نے سلطان القلمی رکھا ہے۔ اور مین مرزاجی کی تصنیفات کا حوالہ دیکر لکھتا ہون کہ ان کی جھوٹائی کو پرتال کر لیجئے۔ اور مین بڑی جرأت سے مرزائیونکو مخاطب کرکے کہتا ہون کہ اگر کوئی مرزائی مفصلہ ذیل مغلظ اور فحش گالیون کو خود مرزا صاحب کی تصانیف سے ثابت ہونا انکار کرے اور اپنے انکار کو ثابت کرسکے یعنی راقم کی مندرجہ بالا سطرون کو غلط ثابت کرے تو فی گالی دس دس روپیہ تاوان مجھسے بلا عذر وصول کرلے۔

لیجئے اب ناظرین راقم کیطرف مخاطب ہوجائین۔ اور مرزا صاحب کی کذب بیانی اور مکاری کا تماشہ دیکھین۔ پہلے رسالہ جات۔ انجام آتھم و ضمیمہ آتھم و ازالۃ الاوہام۔ و توضیح المرام (یہ سب مرزا صاحب کی تصانیف ہین) ملاحظہ کرجایئے۔ تو آپکو خود پتہ چل جائیگا۔ کہ زود بدولت مرزا صاحب کی طبعزاد و مغلظ شکم زاد فحش گالیون کی تعداد دفعہ جھوٹ نہ بولاسئے ا تو شمار مین پانچسو کے قریب ہین۔)

اگرچہ وہ فحش گالیان نقل کرنے کے قابل نہیں۔ مگر مرزائیون کی زبان بند کرنے کیلیئے اور مرزا صاحب کو اسکا ثواب پہونچانے کے لیئے بدل ناخواستہ انمیں سے بطور نمونہ درج کیجاتی ہین۔

مرزا صاحب کی شکم زاد مغلظ گالیون کا نمونہ

اے بدذات فرقہ مولویان۔ اندھیرے کے کیڑو۔ اندھے نیم دہریہ۔ ابولہب۔ پلید دجال۔ اول الکافرین۔ بے ایمان اندھے مولویو۔ بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر کرنے۔

عالمگیر قیاس کر لیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیا ضلع پٹنہ اور مونگیر اور گیا کے بعض بعض ملکون کی
بستیون مین جو مشرکانہ رسم شادی بیاہ مین باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے رائج الوقت ہے اسکا
وہ انکار کر سکتے ہین ہرگز نہین۔ اور سب رسومات بدعتیہ کو تو بالائے طاق رکھو مگر ملک جی
یہ تو کہیں کہ دادا غوم اُن کے کون تھے جسکا روٹ وزنی دہ سیر بڑے شد ومد سے
بُت پرستانہ گیت کے ساتھ چڑھایا جاتا ہے۔

دادا غوم کا ہے روٹ ساڑھے بیس گز لنگوٹ
بھر کے لایا ہے کٹھوست
دادا غوم الخ

دامتم ہ کہئیے ملک جی۔ کیسے سچے کی سنائی۔ ہوش تو آگیا ہوگا۔ تم نے تو بنگال پر شرک نہ
الزام تھوپ دیا تھا۔ مگر مین نے تو اُس شرک کا خوانچہ آپ ہی کے سامنے پیش کر دیا۔
عطائے خواجہ بلقائے خواجہ۔ چونکہ مین بھی ملک ہون مجکو اس سے انکار نہیں کہ کسی زمانہ مین
بایام جاہلیت یہ رسم میرے یہان بھی ہوئی ہوگی۔ مگر ایک زمانہ گزرا کہ بندگان دین کے فیضان
سے یہ سب رسوم قبیحہ شرفائے ملک زادگان کی بستی سے بحمدہ مفقود ہو گیا ہے۔ اور شریعت
واتباع سنت کی اشاعت پوری طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ہان چند کورہ قریون
مین ابھی تک دادا غوم کا روٹ جاری ہے جیسے گوسی۔ آڑھا۔ وانکو وغیرہ وغیرہ
جہان ملک جی کا وطن مالوف ہے۔

اسکے بعد صفحہ ۷ مین میان صاحبزادہ نے ایک چشم دید واقعہ بھی تصنیف کیا ہے۔ وہ
قابل دید ہے۔ تو اللہ کہ جسکو ایک غیور مسلمان سنکر ضرور افسوس کرے گا الخ
اہل مرزاجی کے واقعات روزمرہ کو پیش نظر رکھتے تو ملک جی کو ہرگز افسوس کا مقام
نہ ہوتا کیونکہ مرزا جی تو ایسے ہی کسب حلال پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ اب خلیفہ جی کے
سر پر وہ دستار خلافت بندھگئی ہے۔ میان! ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھ لو پھر دوسرے کے

لعنتوں کی پھٹکار برس رہی ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا　　کہتی ہی تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہیں گے)

اسکے بعد صفحہ ۶ سے ۹ تک جھوٹی من گھڑت کہانی صوبہ بنگال کے مسلمانون کی لکھی ہی

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ منہا قولہ کیا امرا کیا عوام قریباً سب کالی ماٰئی کی پرستش کرتے

ہین اور مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہین اس قدر شرک مین ڈوبے ہوئے ہین کہ انھون نے

پرستش کے لیئے گھر مین کالی کا بت رکھ چھوڑا ہے الخ

اوّل ناظرین ذرا مرزائی طالب العلم کے سفید جھوٹ کو ملاحظہ کرین کہ صوبہ بنگال مین کوئی مسلمان نہین قریباً سب کے سب مشرک ہین اور کالی کی پوجا کرتے ہین فلعنۃ اللہ علی الکاذبین انکو مجسم جھوٹ کہون یا جھوٹ کی مشین کس بیدردی سے صوبہ بنگال کے مسلمانوںپر شرک کا الزام دے رہا ہے۔ کیون نہ ہو قادیان کی تعلیم اور خلیفۃ المسیح کے صحبت کا اثر اتنا بھی نہ ہو تو پھر مرزائی کیسے۔ مگر جھوٹے کو اسکا مطلق خیال نہ رہا کہ خود بھی ملک جی صوبہ بنگال ہی کے ایک نہایت ہی کوردہ قریہ کوسی کے رہنے والے ہین۔ شاید ان کے یہان تقریبات مین کالی جی بھی پجتی ہون تو یہ دوسری بات ہے اوسی پر سارے بنگال کے مسلمانون کو قیاس کرنا بالکل لڑکپن ہے۔ کون نہین جانتا کہ بنگال کی سرزمین خصوصاً اور سارا ہندوستان عموماً قدوم میمنت لزوم سے حضرت امام المسلمین سید احمد شہید اور اون کے خلیفہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کے سارا بنگال بفضلہ تعالے اسلام آباد ہو گیا اور اون بزرگان کے فیضان سے شرک اور بدعت جس قدر خدا نے چاہی مٹ گئی اور ابتک بھی دوسرے بزرگوارون کے فیضان سے مٹ رہی ہے ذرا جا کر بنگال کے اضلاع جہان مسلمانونکی آبادی ہے۔ سیر کرو اور اپنی آنکھون سے دیکھ لو۔ پھر اسکے بعد مسلمانان کی تاریخ اسلام لکھنے کا حوصلہ کرو۔ فقط اپنے خاندان کے کرتوت پر میان صاحبزادے نے جو شرک

بدمعاش اب نیک ازحد بن گئے　　بومسیلم آج احمد بن گئے

قولہ حدیثون مین بالکل ٹھیک آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ مسلمان یہودی اور نصرانی ہوجاینگے الخ

اقول۔ یہ تو آپنے ٹھیک لکھا۔ آپ ہی کے ایک بھائی ملک جی کوسی والے یہودی تو کیون ہوتے اسلیئے کہ کچھ اسمین فائدہ ہی کیا ہوتا۔ مگر ہان عیسائی ضرور ہو گئے۔ اور بمعہ اپنی بی بی کے کرشتان ہو گئے۔ کہو یا کیسی سچی حدیث ہوئی غیرت ہو تو شرماؤ۔ ورنہ بے حیا باش انچہ خواہی کن۔ پر عمل کرو۔

قولہ کہانتک اس بات کو روؤں !!

اقول۔ اب روے سے کیا ہوت ہے جب چڑیا چن گئی کھیت۔ توحید کا تو خدا کیلئے نام لیکر بندگان خدا اور مسلمانون کو دہوکہ مین نہ ڈالو۔ میانصاحب! توحید کی دھجیان تو خود مرزا جی نے اپنے جھوٹے الہامون سے ایسی اڑائی ہین کہ ہرگز قابل رفو نہین۔ کیا تم مرزا جی کے الہام سے واقف نہین ہو۔ کہ مرزا جی خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹا (معاذاللہ) سبھی کچھ بنگئے ہین دیکھو اونکا الہام مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کتاب البریہ مین مرزا جی لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون۔

(۲) انت منی وانا منک یعنی خدا کہتا ہے کہ مرزا تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی تو مجھ سے میری اولاد کے برابر ہے۔

ناظرین آپ ملاحظہ فرماوین کہ میان منصور صاحب جو توحید کا ذکر اپنے موُنہ سے نکالا ہے۔ کہانتک اُسپر قائم ہین۔ جبکہ اون کے گرو جی نے توحید حقیقی کا اسطرح خون کرکے اپنے جاہل مریدون کو تباہ اور گمراہ کرڈالا ہو۔

صفحہ ۱۳ مین ملک منصور صاحب یون گلریز ادا ہین۔ کہ ایک ایسا فتنہ کا زمانہ آنیوالا ہے

منگھڑت کہانی جماؤ۔ کیا تم نے رسالہ دار میجر سید امیر شاہ صاحب کا واقعہ بالکل اپنے دل سے بھلا دیا کہ مرزا جی نے بیٹا دینے کی بشارت دی اور ایک سال کی میعاد مقرر کری اور پانسو روپیکا توڑہ پیشگی وصول کر لیا۔ مگر جھوٹے اور مکارون کا خدا ناس کرے کہ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۶ء جس تاریخ کو زبردستی مرزا نے یادداشت مین لکھوایا تھا اسکو آج ۲۴ سال گذر گئے کہ جھوٹا روسیاہ رہا۔ مگر توڑہ ہضم ہو گیا۔

اسطرح کے ایک دو نہین بہت سے ہتھکنڈے مرزا صاحب کے مشہور ہین اگر اسکے تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو رسالہ مسیح کاذب۔ اور چودھویں صدی کا مسیح۔ اور عصائے موسے اور الذکر الحکیم وغیرہ منگا کر دیکھ لو تب تمہاری آنکھ کی شہتیر کا پتہ چلجائے گا۔

لالچ اور زرطلبی کا ذکر مصنف کے زبان سے نکلتے ہوئے اگر شرم ہوتی تو مرزا صاحب کے کارنامون کو یاد کر کے سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا پیشگی چندہ فریب سے لیکر مرزا صاحب کا زر کثیر ہضم کر جاتا۔ اور وعدہ کے مطابق کتابون کو چھاپکر شائع نہ کرنا بھول نہ جاتا۔ اور اپنے گریبان مین مونہ چھپا لیتا۔ میرے عزیز! خفا نہونا۔ یہ اظہار حق ہے۔ بھلا تمنے مرزا صاحب کے خسر کا قصیدہ بھی قادیان مین بہنگام طالب العلمی بلدۂ قنوج سنا ہی؟ یا چھپانا نہین مجھکو بھی دو چار شعر اسکے یاد ہین۔ لو اگر تم کو یاد نہو تو مین یاد دلاتا ہون۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۲ مین چھپکر مرزا صاحب کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اور اسپر گویا ان کی منظوری ہو چکی ہے کیونکہ اسکا کچھہ جواب نہ دیا گیا ؎

مال جو دے وہ مرید خاص ہے — اسکے دل مین بالخصوص اخلاص ہے
جو نہ دے کچھہ مال وہ کیسا مرید — شمر اسکو جان لو یا ہے یزید
ہر گھڑی ہے مالدارونکی تلاش — تاکہ حاصل ہو کہیں وجہ معاش
ہو یتیمون ہی کا یا رانڈونکا ہو — رنڈیون کا مال یا بھانڈونکا ہو
آج دنیا مکر سے لبریز ہے — اب دغابازی پہ ہر اک تیز ہے

نے توفیق رفیق بخشی کہ مرزا جی کی سب راز نہانی اور الہامات شیطانی۔ اور چرب زبانی کا پدا فوٹو کھینچکر عالم مین دکھا دیا۔ لو مجھسے اُن حضرات بابرکات کے نام بھی سُنو۔ جناب منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ میر عباس علیصاحب لودیانہ۔ فتح خان صاحب منشی غلام قادر صاحب حکیم مظہر حسن صاحب۔ حافظ حامد علیصاحب وغیرہ وغیرہ ﴿دیکھو صفحہ ۹ عصائے موسیٰ﴾ جو مرزا صاحب کے بست سالہ مرید تھے اور مخلصین تھے۔ اور اِن کے سوا ہزار ون ایسے ہین کہ قبل مین خوش اعتقادی کے ساتھ مرزا جی کے طرفدار تھے۔ جب انکا حال پرضلال کھلا تو سبکے سب اُن سے بیزار ہوگئے۔ راقم بھی ایک اون کے باختصاص مریدون مین تھا۔ اور حین اقامت ضلع فتحپور اون کے ساتھ راسخ الاعتقادی کا دم مارتا تھا لیکن ہزار ہزار شکر اوس پاک بے نیاز خدائے ذوالجلال کا جسنے اِس خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے مرزا جی کی کارستانیون پر جلد مطلع و آگاہ کردیا۔ اور اونکی نبوت باطلہ کو دور ہی سے سلام کرکے مراد آباد جا کر حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فضل الرحمن قدس اللہ سرہ العزیز کے ہاتھ پر اپنے سابق اعتقادات باطلہ سے توبہ کرکے داخل سلسلہ حقانیہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے سابق اعمال باطلہ کو بخشے اور جو لوگ ابھی تک بادیہ ضلالت مین گم گشتہ ہے اونکو بھی سیدھی راہ دکھا دی۔

پیارے عزیز آ سپنے حضرت مولف فیصلہ آسمانی مدظلہ العالی کیطرف اشارہ کرکے

لکھاہے کہ "ہمارے علما۔ اور آئمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لیئے راست اور حق کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین۔ تو عوام کا پھر اللہ حافظ"

مین بھی قسم ہے خدا کی آپکے قول سے بالکل موافق ہون کہ آپکے علماء اور آئمہ کا بالکل یہی حال ہے کہ راست اور حق کو جھوٹ دکھاتے ہین۔ یا جھوٹ پر ملمع سازی کرکے سچا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ غرض نتیجہ دونون کا ایک ہی۔ اسکا ثبوت

جبکہ صرف وہی شخص ایماندار رہ سکیگا جو ایک بکری لیکر جنگل مین چلا جاوے۔ اسکو چرا دے
اور اُسکے دودھ سے گزارا کرے الخ

اقول۔ کیا مرزا صاحب مین یہ بات تم نے دیکھی تھی یا اسطرح کے روش مرزا جی مین تم نے
کبھی پائی تھی۔ کہ فقر اور تذلل اور مسکینیت وانکساری کیطرف مرزا جی کبھی مائل بھی ہوئے
یا تم نے محض زبانی جمع خرچ لگا دیا۔ اب ہم سے سنو کہ مرزا صاحب کیسے تھے افسوس
تو یہی ہے کہ اون بیچارے کو ایسے پاک اور مخلصانہ زندگی کی ہوا ہی نہین لگی تھی۔
مزاج مین فرعونیت۔ ظاہر داری مین ریا۔ نہ امارت۔ پرائے مال سے رغبت۔ درویشی
اور انکساری سے کراہت۔ البتہ اونکو تھی۔ کسی نے اونکی شان مین یہ سب صفات سچ لکھے
ہین۔ جناب بعلے القاب آکل البلاؤ والکباب۔ شایق الزعفران الاصفر۔ عاشق المشک
والعنبر۔ حضرت مسیح زمان یعلے دوران حکیم مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مجدد۔ محدث۔ مہدی۔ نبی۔ رسول۔ (معاذ اللہ)
بلکہ خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹے۔ گرمیون مین بغیر خسخانہ نہ سکے۔ زندگی دشوار۔ بادہ
ہائے ثلج بہت برف سے مست و سرشار +

تو اب تمہیں اپنے ایمان سے حضرت سرور کائنات صلعم کے ارشاد کا موازنہ کرو۔ کہ
مرزا صاحب کا حرز تکل دیا تھا جیسا تم نے صفحہ ۳۱ مین لکھا ہے؟ ہرگز نہیں واللہ ہرگز نہیں۔
انہیں اسباب سے تو مین اور سب ارباب طبع سلیم مرزا جی کا انکار بہزار اصرار کرکے اونکے
مخالفت کرنے لگے۔ اور بہ سجدہ متحقق ہوگیا کہ وہ بڑے پکے دوکاندار تھے۔ اور لطف یہ ہے
کہ یہ سب بھید مرزا جی کا کسی غیر احمدی نے نہیں کھولا۔ بلکہ وہی مخلص احمدی بیس بیس
برس کے رفیق خاص اور مریدان باخلاص جنہون نے اپنا مال مرزا جی کے دوکانداری
کے پیچھے ہزارون و ہزار لٹا دیا۔ اور ذرہ بھی جبین پر شکن نہ لائے۔ ہان جب حد سے
زیادہ مرزا جی بڑھنے لگے اور اپنی نبوت اور مسیحیت بگھارنے لگے تو اونہین لوگون کو اللہ تعالے

اسکے برعکس اسمین لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آدینگے تب مری پڑے گی۔ اور بھونچال آدینگے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸) اور جھوٹے لکھنے والے پر اور تو کیا خود بدولت ہی کی تصنیف کردہ ہزار لعنت کا وردکرنہ۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی کہ حضرت مرزاجی کے جھوٹ کی ہانڈی کسی گئی کہ کسیطرف بھاگ نہین سکتے۔

(چوتھا جھوٹ مرزاجی کا)

مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۹ مین یہ ہرگز نہین لکھا ہی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگا

میرے پیارے عزیز ملک منصور صاحب اپنے امام یعنی مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھنا۔ واقعی بھائی تمنے سچ لکھا کہ جب ہمارے علماء اور امیہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لیئے سچ کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین الخ

اب خدا کیلئے ذرا ایمان سے کہدو کہ مرزاجی نے کیسا ڈبل جھوٹ لکھا۔ اور اپنے مریدون کو کیسا اندھا بنا چھوڑا۔ کسی نے بھی تو جرأت نہ کی کہ مرزا صاحب کو ذرا توروکتے کہ حضرت جی یہ کیا غضب ڈھارہے ہو۔ مخالف آپکی دھجیان اڑا دینگے۔ نعوذ باللہ اس قدر موٹا اور سفید جھوٹ کہ ریلوے اسٹیشن کے سگنل پوسٹ کیطرح دور ہی سے دکھائی دیوے۔ کیا آپکے مخالف بھی آپکے مریدون کیطرح شب پر ہ وار پر نظر نہ ڈالین گے۔ اور حضرت جی کے جھوٹی ہانک پر سب بجا اور درست کے نعرہ لگا کر لقمہ چرب کیطرف ہاتھ بڑھا ئینگے۔ افسوس بلکہ ڈبل افسوس ہے ایسے شخص کی دلیری پر جو دیدہ دانستہ لوگون کو دہوکہ مین ڈالنے کے لیئے جھوٹ کے کاغذی گھوڑے خانہ ساز مطبع سے دوڑا یا کرے۔ اور خدا اور اسکے رسولون پر تہمت دھرے۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میرے عزیز! تم توریت کے حوالہ دینے سے شاید بہت خفا ہو گئے۔ کیونکہ توریت کے احکام کے مطابق مرزا صاحب کے ایسے جھوٹے ملہم اور کاذب نبی کی سزا قتل مقرر ہے تم تو اسکے پہلے درقون مین توریت وانجیل اور قرآن شریف کے متعلق مرزا صاحب کے چار صریح

ہم سے لیجئے۔ اور اپنے گریبان مین منہ ڈالیئے۔

کشتی نوح کے صفحہ ۵ سے مرزاجی کے چار سفید جھوٹ بڑے زور سے ظاہر کرتا ہون وہ لکھتے ہین "یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توراۃ کے بعض صحیفون مین یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین خبر دی ہے۔ اور ممکن نہین کہ نبیون کی پیشگوئیان ٹل جاوین[۵]" حاشیہ مین لکھتے ہین "مسیح موعود کیوقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابون مین موجود ہے۔ زکریا ۱۴/۱۲ انجیل متی ۲۴

(پہلا جھوٹ مرزاجی کا)

قرآن شریف مین کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ مین بڑے زور سے مرزائیون کو چیلنج دیتا ہون کہ اگر مرزائی سچے ہین تو اپنے خلیفۃ المسیح سے ہفتہ کے اندر قرآن شریف سے ثبوت اسکا شائع کرین۔ ورنہ جہالت اور کور باطنی کا علاج کرین۔ اور پھر کبھی مرزا صاحب کی مسیحیت نہ بگھارین۔

(دوسرا جھوٹ مرزا کا)

کتاب زکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۱۲ مین یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑیگا بلکہ اُس مین تو اُس قوم پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آوینگے (مرقع قادیانی جلد ۱ رقم) واہ مرزاجی کیا بے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ ہر صحیح الحواس اس جھوٹ کی عفونت سے پریشان ہے۔ مگر یہ مرزائی ہین کہ اُنکو لخلخہ کا کام دے رہا ہے۔

(تیسرا ڈبل جھوٹ مرزاجی کا)

انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸ مین یہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ

---

[۵] کہان تک خود بخود مرزاجی کی زبان سے بمصداق الحق یجری علی اللسان آخر نکل ہی گیا کہ پیشگوئی انبیا کی ممکن نہیں کہ ٹل جائین۔ پھر بقول مرزا صاحب ان کی پیشین گوئیان جو ٹل گئین۔ اُسمین جھوٹ موٹ حضرت یونسؑ کے بے سر و پا قصہ کو جاہلون کے ڈھارس باندھنے کے لیے کیون پیش کرتے ہین کہا حضرت یونس نے قوم کی ہلاکت

پھیل گیا۔ اور کچھ جواب کسی عیسائی سے ولایت کے بھی نہ بن سکا۔ پادری عماد الدین اور
منشی صفدر عیسائیون کا جواب حضرت مصنف فیصلہ آسمانی ہی کے فیضان او تقریر
کا نتیجہ ہے جسکا جواب آجتک اون لوگ سے یا کسی دوسرے عیسائی سے نہ دیا گیا۔ حالانکہ
ایک مدت دراز ہو گئی۔ و دیکھو ترانہ حجازی۔ پیغام محمدی۔ دفع التلبیسات۔ آئینہ اسلام)
وغیرہ وغیرہ یہ سب بڑے زور کی تحریریں قوی استدلالات سے لکھی گئی ہین حقیقت
تو یہ ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ العالی پوری خدمت اسلام کی بجا لائے جس سے ہزارہا
مترددین مذہب کی تسلی ہو گئی اور عیسائیت کے دام تزویر سے مخلصی پائی۔

تو پھر کیا آپ لوگ کے عقاید کے موافق ایسے جواب دندان شکن اور مسکت کے دینے
سے مسیحیت اور مہدویت لازم ہو جاتی ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ ایسے ڈہلمل یقین نہوتے تو
مرزا صاحب کو مسیح ہی کیون مانتے۔

جاہل عیسائیون اور چند ناتجربہ کار آریون کے جواب مین باتین بنا لینی اور جھوٹی
پیشگوئی آتھم کی موت کی منانی۔ اور میعاد ختم ہونے پر ہر ستمبر کی اشتہاری مرزا صاحب کو
مبارک رہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

میانصاحب! آپکو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ او پر کے سب رسالے حضرت مولف فیصلہ آسمانی
کے زور قلم کا نتیجہ ہین۔ "جب ہی تو آپنے لکھا کہ جس وقت عیسائیون کا مناظرہ ہوا
اوسوقت حضرت مولف فیصلہ آسمانی کہان چھپے ہوئے تھے۔ کیون نہین جواب دیا" ذرا
مہربانی کرکے اپنے حکیم خلیفۃ المسیح سے پوچھیئے اونکو ضرور معلوم ہوگا۔ کیونکہ اونکو بھی ہر چند

ف۵ کہین کوئی مرزائی صاحب اس کتاب کے نام سے گھبرا نہ جائین کہ پھر منکوحہ آسمانی والی
محمدی بیگم کیطرف تو کنایہ نہین۔ حاشا وکلا یہ تو اُس زمانہ کی کتاب ہے جبکہ مرزا صاحب نے
محمدی کے نکاح کا پیغام بھی نہ کیا تہا ۱۲

جھوٹ دیکھ چکے پھر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر اپنے جلے پھپھولے کیون توڑتے ہو۔ کہ مؤلف موصوف کا دامن صدق و صفا آجتک تحریف والمہ فریبی و گردوددغگوئی سے بحمدہ تعالےٰ بالکل پاک و صاف ہے۔

بھائی صاحب! اگر آپکے نزدیک چند اخبار کے ایڈیٹرون کے ریمارک اور بقول آپ کے بودے اعتراضات امر یہ کا جواب دینا ہی مرزاجی کے لیئے نشان مسیحیت اور تصدیق نبوت کافی ہے تو پھر صائب کا کلام اسکے رد مین پیشگوئی کا کام دے گا۔

۵

عیسے نتوان گشت بتصدیق خرے چند

کیا کہیئے کور باطنون کو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ عیسائیون کا جواب دندان شکن (جو مرزا صاحب کے کبھی خیال مین بھی نہین گزرا ہوگا) کب سے دیا جاتا ہے اور دیا جاچکا ہے۔ میان! پادری فنڈر اور پادری عماد الدین۔ اور منشی صفدر علی عیسائی کا جواب سچ کہنا مرزاجی نے بھی کبھی دیا ہے اوسوقت انکی سلطان القلمی و مسیحیت اور ہمگرت الہامی تاریکی کس حجلہ عروسی مین زیر نقاب تھین کہ میدان مین اپنے حریف کے مقابل آنے اور منہ دکھانے سے شرماتی تھین۔ اگر کوئی کتاب اون کے جواب مین لکھی ہو تو بتاؤ وہ کون سے مطبع مین چھپکر چھپ گئین۔ لو ہمسے سنو بیچارے مرزا صاحب کو کہان ایسا مادہ تھا کہ اُن جیسے پادریون کے سامنے لن ترانیان بگھارتے۔ پادری فنڈر صاحب کو مولانا رحمت اللہ صاحب کرانوی نے آگرہ مین مناظرہ کرکے سخت عاجز اور ایسا ساکت کیا کہ او سدم ہندوستان سے ولایت ہی جہان سے مناظرہ کے لیئے تیاری کرکے آئے تھے۔ وہین بھاگ گئے۔ آپ لوگون کو یہ قصہ نہ معلوم ہو یہ دوسری بات ہے ورنہ ہندوستان کے ہر ذی علم ارباب اسکو خوب جانتے ہین۔ اِس مناظرہ کی کیفیت مولانا موصوف نے رسالہ "اظہار الحق" مین لکھکر شائع کی ہے جسکو بڑی قبولیت ہوئی تھی کہ متعدد یورپ کی زبانون مین ترجمہ ہوکر ازلنگ تا سنگ

یاں نی ہمدردی رہ رہ کر دلمیں ابھارتی ہے کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو سختی سے نرمی سے جسطرح ہو سکے بلا دوں وہ جامع المتفرقین اگر چاہے گا تو ملا ہی دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ۔

صفحہ ۲ مین میرے دوست نے لکھا ہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ سے انکار کی وجہ سے لاکھون مسلمان عیسائی ہوگئے ہیں الخ

یہ نئی تک بندی آپکی آج سننے مین آئی۔ شاید اسکا رپورٹ آپ ہی کی دربار میں بذریعہ ٹیلی گراف الہامی مسیح کے قادیان کی گورنمنٹ میں پہونچی ہو جو ابھی تک بصیغہ راز کسی پولیٹیکل مصالح سے اخبار البدر یا الحکم کے دفتر مین بھی اسکی خبر نہ دیگئی۔ جو ہندوستان کی عام پبلک کے گوش زد ہوتا۔ ورنہ لاکھون مسلمان عیسائی ہوجائین۔ اور کسی عیسائی مشن ڈیپارٹمنٹ کو خبر نہ ہو مگر ایک قادیانی طالب العلم کو اسکی پوری پوری آگاہی ہو۔ کیون نہ ہو۔ اسے سبحان اللہ میان صاحبزادے کی دور بلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرض کابوس مین کچھ گرفتار ہے ہین۔ جلد اپنا علاج کیجئے۔ یہ مہلک عارضہ ہے۔ ایک مختصر علاج تو مین ہمدردانہ ہدیہ کرتا ہون کہ اپنے جھوٹے مسیح کا پورا نام مسیح کے پتے پر لکھ کر ببول کے لکڑی میں جلا کر اپنی ناک مین دھونی لیجئے۔ ایک ہی دفعہ یہ عمل کرنے سے پھر کبھی بدخوابی اور اول فول بکنے کا اثر باقی نہ رہے گا۔ مجرب نسخہ ہے ہر کہ شک آرد (خدا جانے کیا) گردد ۔

خیر یہ تحقیقی جواب تھا جو لکھا گیا۔ اب الزامی جواب اُس جملہ کا آپکے یہ ہے کہ شاید مفہوم آپکا اس جملہ سے کہ "لاکھون مسلمان عیسائی ہوگئے" یہ ہو کہ آپ لوگ جو بہت سے مسلمان آب حیات مسیح کا انکار کرکے مرزائی مسیحی مذہب ہوگئے۔ اُسی کو آپنے اس جملہ مین عیسائی سے تعبیر کیا ہے۔ تو البتہ یہ ٹھیک ہے اور بہت درست ہے کیونکہ مرزاجی کی سخت اور یہودیت کسی کرستان۔ یا آریہ ہندو کو مسلمان بنانے سے تو واقعی عاجز اور مجبور رہی۔ مگر البتہ لاکھون مسلمانون کو خلاف ارشاد قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ممات مسیح کا نسخہ وہ بھی سخت سید مرحوم کے اوگالدان سے چرا کر تحفہ و تبرک پیش کرکے اچھے خاصے مسلمانونکو

عیسائیون کے مناظرہ سے کچھ بہی دلچسپی تو ضرور تھی مگر وہ بھی ان پادریون کے جواب مین سوائے سکوت کے حمایت اسلام کی طرف کسیوجہ سے جرأت نہ کر سکے۔

توپھر کیا عیسائیون اور آریون کا جواب شافی دینا آپ کے نزدیک لغانہ شان اور لازمہ مہدویت مسیحیت ہی؟ استغفراللہ ہذا الاباطیل۔ میان صاحبزادہ تو بہ کیجئے اور مرزا صاحب کو مسیح بناکر مہدی مانکر اون کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا نہ لگائیے۔

اور سنو لالہ اندرمن کے اعتراضات ابھیکا جواب مرزا صاحب نے دیا یا کسی دوسر نے ٹملعت الہنود مصنفہ مولانا سید حسن شاہ صاحب کشمیری جنے اندرمن کے دانت کھٹے کر دیئے بڑی فصاحت اور خوبی سے دولائل قاطعہ سے لکھکر شائع ہوئی ہے۔ بھی بچا ستو دیکھ لو۔ اور ساتھہی اسکے مولانا مولوی محمد علی صاحب بچھراؤن کی تصنیف بھی صوت اللہ الجبار کو بھی دیکھ سکو تو دیکھ جاؤ یا حکیم صاحب سے پڑہ جاؤ اور غور سے موازنہ اور مقابلہ فرماکر انصاف کرو کہ اس طرحکا شافی اور مسکت جواب مرزا صاحب نے کوئی بھی لکھا ہے یا ہرگز نہین ہان یہ ضرور ہم کہین گے کہ گالیان دینے مین نئی نئی فحش بدزبانی تصنیف کرنے مین چھوٹی شیخی بگھارنے مین۔ اُن کو البتہ یدطولیٰ تھا۔ یہ اور بات ہے اور مرد میدان بنکر حریف کو شائستگی سے جواب دینا اور بات ہے۔ آپ لوگ دل مین تو ضرور اعتراف کرینگے کہ واقعی بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ کہ مرزا صاحب کو سلطان القلم وغیرہ وغیرہ کہا جائے۔ اگرچہ زبان سے کسی شرم و لحاظ اور بیجا مروت سے اسکا اقرار نہ کرین۔ مگر یاد رکھیئے کہ آج دنیا کے چندروزہ شرم و لحاظ کی خاطر اپنا دین خود اپنے ہاتھون آپ لوگ تباہ کر رہے ہین جس وقت اوس خدائے قدوس مالک یوم الدین کے سامنے آپکے ہاتھون مین یہ فرد قرارداد جرم ع

کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

دیا جائیگا تو مرزا صاحب یا خلیفۃ المسیح کوئی کام نہ آوینگے۔ خدا کیواسطے ذرا تو تخلیہ مین دو منٹ ان امور کو سوچئے۔ ابتک وقت باقی ہے۔ میرا آپ پر کچھ زور نہین ہے۔ صرف وہی خوف الٰہی

عرب کے اگرچہ ہندوستان کے اعتبار سے تو البتہ ممتاز شخص تھے۔ مگر عرب مین شعرا
اہل فن کے خوشہ چین تھے۔ شیخ عبد القادر طرابلسی مہاجر مدینہ طیبہ جو قطع نظر اور علوم
دینیہ کے خاص علم ادب اور شاعری میں مرجع خاص تھا ہین۔ اون کے سامنے ایک
مبتدی سے زیادہ وقعت ان کی نہ تھی۔ بضرورت دنیا عرب سے ہند مین آئے۔
اور مرزا صاحب سے بھی قادیان مین ملے۔ ضرورت تو اونکو دامنگیر تھی ہی۔ مرزا صاحب
نے اپنے تعلیمانہ مضامین کو ٹوٹی پھوٹی عربی نثر مین ادا کرکے اون سے قصیدہ کی فرمائش
کی اور آخر تھے اہل زبان۔ فی البدیہہ سرسری طور پر یہ دو قصیدہ اوس نے لکھدئے
اور رسالہ ہیچیر سید امیر علیشاہ صاحب والی۔ (پانچسو کی رقم) (جو مرزا صاحب نے
جھوٹ فرزند ہونے کے الہام بشارت دیکر اینٹھا تھا) ان کے قصیدہ کے محنتانہ مین
نذ ہوئی سے مال حرام بود بہ سوئے حرام رفت + کا مضمون بھی ٹھیک ہوگیا۔ یہ اوہی
عرب کی اوگال ہے۔ جسکو مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی کا اظہار کررہے ہیں۔
میان صاحبزادہ! آپ سمجھئے یہ ہین مرزا جی کے اعجاز جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
رسالہ الہامات مرزا کے صفحہ ... ۹ بڑی وضاحت سے ہر ہر شعر کی نحوی صرفی
و عروضی غلطیاں نکالکر طبع اول پر (پانچسو روپیہ کا انعام) اور طبع ثانی پر پورے ہزار کا
اور طبع ثالث ۱۹۰۵ء مین ڈبل انعام دو ہزار روپیہ کا مشتہر کیا اور پانچ برس تک
اسکے بعد مرزا صاحب جیتے رہے مگر انعام پانے کی جرأت نہ کرسکے۔ اور نہ کچھ جواب
ہی دے سکے۔ آپ بیچارے عربی سے نابلد اسکو آپ کیا جان سکتے ہین۔ اور کیونکر
پہچان سکتے ہین۔ مرزا صاحب کی اور دوسری عبارتیں جو ایک سطری دو سطری خاص
انکی شکم زاد تصنیف ہین۔ اُن سے ان دونون کتابون کا مقابلہ و موازنہ کوئی اہل فن
ادیب کرے تو بے تردد صاف طور پر مرزا صاحب کا کرشمہ کھل جاتا ہے۔ اور فسانہ
عجائب کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ خیر یہ تو اہل علم کے سمجھنے کی بات ہے آپ بیچارے اس کو

مسیحائی بنا کر نو آموز حقایق اور معارف قرآنی کے گلے پر کند چھری پھیر کر حلال خستہ حال کر دیا

انا للہ و انا الیہ راجعون

اصلی حضرت مہدی موعود و امام آخر الزمان علیہ الف الف تحیۃ والسلام (روحنا فداہ) کی تشریف آوری سے تو دنیا میں خیر و برکت اور ہدایت اس قدر پھیل جائیگی کہ کسی کو بھی مجال انکار باقی نہ رہیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام دکھائی دیگا مسلمانوں میں پھر کفر۔ اور دولت کی استغنائی اس قدر ہو گی۔ کہ کوئی بھیک لینے والا نہ ملیگا۔ مگر مرزا صاحب کے عہدہ مہدویت اور مسیحیت کا عجیب الٹا اثر ہو گیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت میں مسلمان مبتلا ہو گئے۔ کہ لاکھوں قدیم الاسلام انکی وجہ کر کے جدید یسائی بنگئے۔ اور تمول کی جگہ مفلس قلندر ہو گئے عاقبت ندارد۔ وبا۔ ہیضہ۔ بلا۔ طاعون۔ لال بخار۔ بھونچال اس قدر کثرت سے ہو کہ اللہ کی پناہ ؎

قدم نا مبارک و مسعود ۔۔۔ گر بہ دریا رود بر آرد دود

صفحہ ۱۹ میں میرے نو آموز مصنف نے لکھا ہے ”کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کتابوں کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔ اُن کے مؤرخ (یہ مولف کی خرابی ہے) تو بولے نہیں اور آپنے اپنی ہانپ دی الخ“

میرے عزیز منصور ملک صاحب! زیادہ بات نہ بنائیے مجھکو سب حقیقت مرزائی کا معلوم ہے۔ اور اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی جسکا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا گیا ہے اور جس شخص سے پورے پانچ سو روپیہ دیکر لکھوائے گئے ہیں مجھپر پورے طور سے ظاہر ہے۔ میں بھی مرزا صاحب کے رازداروں میں بیٹھے بہت دن تک رہ چکا ہوں۔ گھر کا بھیدیا ہوں حکیم خلیفۃ المسیح صاحب سے اگر چاہو حلفاً پوچھ دیکھو۔ لو مجھ سے اسکی حقیقت سنلو۔ بھوپال میں جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کے یہاں جو ایک عرب کا شاعر شیخ سعید بن محمد طرابلسی وارد تھا۔ اور واقعی نظم و نثر میں

پیش کیا ہے۔ اور لکھ مارا ہے "کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے صرف مرزا صاحب کو نہیں۔ بلکہ
ان تمام کے تمام نبیون اور مرسلون کو نعوذ باللہ رمال بنا دیا" خدا جانے وقعی مرزائیون کی عقل سلیم
سلب ہوگئی ہے یا دیدہ و دانستہ احمقانہ اعتراض یا تقریری کرنیکو اپنی چالاکی سمجھتے ہین
حالانکہ حضرت مولف موصوف نے یہ بخوبی ثابت کر دکھایا کہ پیشگوئیان معیار مرسلین نہین۔ پھر
ہمارے ملک جی کا یہ بودا اعتراض جہالت نہین تو اور کیا ہے۔ ہان جنھون نے اپنی صداقت
معیار پیشگوئیونکو ٹھیرایا ہو اور وہ پیشگوئیان روز روشن کیطرح جھوٹی ہو چکی ہون۔ پھر اونکے
کذب کو ظاہر کر دینا اور اون کے مقابلہ مین رمالین وغیرہ کا ذکر کرنا بالکل مناسب ہے۔ اور مرزا صاحب
اس خطاب کے بالکل مستحق ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اور جس آیہ شریف مرقومہ بالا کو استدلالاً
پیش کیا ہے۔ اوسکو اہل علم بخوبی معلوم کرینگے کہ مجیب کے دعوے سے اسکو کیا ربط ہوسکتا ہے
کسی جاہل کے کہنے سے خواہ مخواہ بھی قرآن مجید کی آیت نقل کرنا کوئی دلیل نہین ہوسکتی
اسی وجہ سے نہ تو اسکا ترجمہ نہ غیب کی معنی نہ اور کوئی تفسیر اس آیۃ کریمہ کی لکھی۔ میان صاحبزادے
بھلا یہ تو بتاؤ کہ علیٰ غیبہ مین خدا تعالے نے غیب کی نسبت اپنی طرف کیون کی؟ غیب کے
معنی اس آیت مین تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔ لہذا ہم نے بھی جاہل کو جاہل رہنے دیا۔
اور ظاہر نہ کیا۔ اس احمقانہ طور پر آیت کی نقل کر دینے سے سوائے جاہل مرزائیون کے
اور کون صدائے تحسین بلند کریگا۔ بھائی صاحب اگر عربی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی
تو کوئی اردو ہی کی تفسیر دیکھ لیتے۔ کہ آپ کے دعوے سے کہان تک اس آیت شریف
کو ربط ہوسکتا ہے۔ جانچ لیتے یا کسی سے پوچھ لیتے۔ میان صاحبزادے خود مرزا جی نے
بھی اسکو قبول کیا ہے کہ مجرد پیشگوئی معیار صداقت مرسلین نہیں ہوسکتی (دیکھو ازالۃ الاوہام
وحقیقۃ الوحی۔) اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ واقعات روزمرہ اس کے شاہد ہین
میان صاحب ذرا کسوف وخسوف وزلزلہ وطوفان ورویت ہلال وغیرہ کی خبرون
پر دھیان کرو کہ برس چھ مہینے پہلے سے بقاعدہ نجوم و فلکیات آیندہ کی خبرین مشہور کردیجاتی

نہین سمجھ سکتے ہین - آپکو تو ابھی اتنا جغرافیہ جو معمولی مدرسون مین رائج ہی بھی معلوم نہین جو صحیح صحیح ملکون کا نام بھی املا کرسکین - صحیح عبارت لکھنا تو زیادہ قابلیت کا کام ہے - جیسا کہ آپ نے اسی صفحہ ۹ سطر ۱۰ مین لکھا ہی کہ مرزا صاحب کی اعجاز المسیح کتاب "ملک عرب و شام و مصر و طوران سب جگہ پہنچی"

(راقم) بھیا گھبراؤ نہین ذرا جغرافیہ کے نقشہ مین ٹھیک تبلاؤ تو کہ طُوران کہان ہے نہین کوہ طُور کے نزدیک تو نہین ؟ کیونکہ تم نے طوران کو شاید اسیکا مشتق سمجھا ہے تبھی تو طاء مہملہ سے املا کیا ہے ؟ - خیر اسکو بھی درگزر کرو وہان کا دار السلطنت کون شہر ہے - اور وہان کی زبان کیا ہے ؟ چنگیزی یا جاپانی یا منگولی - میرے یار ذرا صاف بتادو تم نے تازہ جغرافیہ پڑھا ہے - اور پڑھا بھی کہان کہ یونیورسٹی قادیان مین - اور ذرا مہربانی کرکے یہ بھی بتا دینا کہ ملک شام کس سرزمین مین واقع ہی - کیا دشت قپچاق کے قریب کوئی ملک کا نام تو نہین ہے - یا تم نے شاید میر تقی خیال کے بوستان خیال سے یہ سب شہرون کا نام معلوم کیا ہے - شرم شرم ہزار شرم - چھوٹا منہ اور بڑا نوالہ . کلدم اور نگلین گولر - ذرا اپنے بساط کو دیکھئے اور فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے کو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب تو باوجود ادعاء فہمیہ قرآن دانی اور معارف اور حقایق سناشی کے بیچارگی فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے سے دم بخود ساکت ہون - اور یہ بیچارہ طالب العلم ہے کہ غصہ مین جامہ سے باہر ہی ہوا جاتا ہے -

صفحہ ۲۰ مین ہمارے عزیز ملک منصور صاحب نے نمبر ۲ مین حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کی تردید اور اپنے مرزا صاحب کی تائید مین واپنے زعم باطل سے آیہ کریمہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ۞ الی و احصٰی کل شیئ عددا پارہ ۲۹ سورہ جن کو استدلالاً

سلہ میان تم کو موسن جان کا مصرعہ بھی یاد نہ رہا - جو غلط کو صحیح کرتے سن ایرانیون میں یا رہم تورانیون مین ہم اسی پر اہل تصنیف بنے کا نزلہ اپنے اوپر نازل کر دیا ۱۲ منہ اخی اللہ یعنی کوسی کے رہنے والے ۱۲

صفحہ ۲۴ مین اسد تعالے کا ہرایک نشان اور ہرایک رسول کی ہرایک پیشگوئی عظیم الشان ہو اور ان مین سے بہت ٹل گئیں

(راقم) دروغگورا حافظہ نباشد۔ اسی رسالہ مین اپنے ملک جی نے خود ٹائیٹل پیج پر بطور عنوان رسالہ کے یہ شعر لکھا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ — خدائی بات نہین ٹلتی۔ اور یہ بہت ٹھیک ہے کہ خدا کا وعدہ ہرگز ہرگز نہین ٹلتا۔ پھر اُسکے خلاف یہ لکھتے ہین کہ بہت سی ٹل گئین قولہ جس بات کو کہیگا کرون گا مین یہ ضرور قولہ ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے جب ٹلگئی تو جان خدائی نہین یہ بات اقول جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے ملک جی کے حواس سیجا نہیں ہین۔ آپ لکھتے ہین ،، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین "یوعد و لا یوفی" یعنی خدا وعدہ کرتا ہے اور پورا نہین کرتا ہے ؛

(راقم) ناظرین ذرا اس حماقت کو میان صاحبزادے طالب العلم کے ملاحظہ کرین کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے تو محمد بن تومرت مہدی کاذب کا ذکر بقید حوالہ کتاب تاریخ کامل ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ پوری وضاحت سے بتعین جلد دہم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۵ وصفحہ ۱۳۳ جلد ۱۱ بتفصیل حوالہ کتاب افادۃ الافہام مصنفہ مولانا انوار اللہ صاحب حیدرآبادی صفحہ ۱۴ سطر ۱ بذیل حاشیہ ایسی وضاحت سے لکھدیا ہے کہ ہر مبتدی بھی باوجود تاریکی باطن کے ظاہر طور پر اس مضمون پہ نظر ڈال سکتا ہے جسکو مصنف کم شعور نے طفلانہ مزاجی سے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۳ مین یون جھوٹ لکھکر اپنے رسالہ کا منہ کالا کیا ،، کہ لکھ تو دیا مگر حوالہ نامعلوم یہ مختصر تاریخ ہند سے انہون نے لیا ہے یا کتھہ برج سے الخ ؛؛

ناظرین ذرا اس لڑکے کے جھوٹ کو اسی جگہ پرتال کرلین۔ کہ ماشاءاللہ میان ملک منصور نے اپنے مسیح کاذب کے قدم پر قدم رکھکر طابق النعل بالنعل کی پوری

ہین اور اکثر اس قاعدہ کے موافق پیشگوئی اُتر جاتی ہے۔ جہازمین معلمون کا ایک آلہ دیکھو جسکو برامیٹر کہتے ہین۔ اوس سے پوری کیفیت طوفان اور جس سمت سے طوفان کی آمد ہوگی۔ اور جسطرف کو اسکا رخ رہیگا۔ سب کچہہ معلوم ہوجاتا ہے۔ جو مرزاجی کے ناقص ملہمانی کی پیشگوئی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ تو اب جہازران معلمون کو بھی مرزائی صاحبان نبوت مین مرزاجی کے شریک کرلین تو عین انصاف ہے۔ ورنہ محض لاف وگزاف صفحہ ۱۲ مین مرزا صاحب نے ایک نہین بلکہ سینکڑون پیشگوئیان کین۔ اور سب کی سب پوری ہوئین صرف ایک مشتبہ تھی"

(راقم) مرزاجی کی دو درجن جھوٹی پیشگوئیان رسالہ مسیح کاذب مین بخوبی گنائی گئی ہین منگاکر ملاحظہ فرمایئے تو حواس درست ہوجائینگے۔ اور ناظرین اسکو غور سے ملاحظہ کرین کہ خود ملک منصور صاحب نے بھی قبول کرلیا کہ ایک تو ضرور مشتبہ ہے فھو المراد جس شخص کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہوجائے اوسکی شہادت قانوناً اور عرفاً وشرعاً مردود ہوجاتی ہے پھر مرزا صاحب خود بقول مقبولہ ملک جی کے کیونکر مقبول ہوسکتے ہیں۔ آگے چلکر لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالے بہت جلد یہ بھی ظاہر کردون گا کہ جو کچہہ آپنے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا محض غلط اور عظیم الشان پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوئی"

بھائیصاحب! یہ لکھنا آپکا نرالا جھوٹ ہے۔ جبکہ اپنی حیات مین مرزاجی آپکے گرو جی اسکا جواب نہ دیسکے تو آپ بیچارے۔ کے آدمی کے پیر شدی کیا ظاہر کرینگے۔

مرتے دم تک یہی حسرت تو مرزا صاحب اپنے ساتھ گور مین لیگئے کہ جس ماہ لقا کا آسمان پر مرزاجی کے خدا نے نکاح پڑھادیا تھا۔ اسکی صورت زیبا تک دیکھنی نصیب نہوئی۔ اور سلطان محمد بیگ اُنکا خصم یا رقیب ۱۵-۱۶- برس تک مرزاجی کے کلیجہ پر مونگ دلتا رہا۔ اور باوجود تقدیر مبرم ہونے کے مرزا کا الہام اسکے نسبت نہ پورا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

نکاح آسمانی ہو مگر ہوونہٗ ہاتھ آئے رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

اگر اس جملہ مذکورہ کو بغیر تحریف لفظی بعینہ و بلفظہ کوئی میرزائی یا حکیم صاحب حضرت سیدنا غوث الاعظم کے تصنیف موصوف مین دکھادین تو مین دو سو۲۰۰ انکو انعام دیتا ہون۔ اور میعاد بھی بہت طویل دیتا ہون۔ جو آپسے ۶ ماہ کی ہے۔ اور اگر یہ جملہ یدعلو ولا یوفی[۱] بعینہ و بلفظہ ثابت نہ کر سکے تو پھر اُن پر سوائے ہزارہ لعنت تصنیف کردہ مرزا جی کے اور کیا پہونچ سکتا ہی۔

لطیفہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہی کہ رحمانیون کا خدا وہ ذات واجب الوجود وحدہ لاشریک ہی جسکی شان یہ ہی ان اللہ لا یخلف المیعاد جیسا کہ عزیز منصور سلمہ نے اپنے رسالہ کے ٹائیٹل پر شعر لکھا ہے وہ ٹھیک ہی۔ ہان شیطانیون کا خدا اُسکا وہم متخیلہ ہے اور ذریات شیاطین کا باپ۔ وہی جھوٹے الہام اپنے مریدون کے دل مین ہر وقت ٹھونستا رہتا ہی۔ جیسا کہ قرآن کریم مین سورۂ ناس کے آیہ شریفہ الذی یوسوس فی صدور الناس مین ارشاد ہے اور جو کچھ ایسے وساوس باطلہ سے کوئی شیطانی وعدون کے مرید مذکور کو بے بصیرتی اور حماقت سے کچھ اُمید اُس کی بندھ جاتی ہے۔ اسواسطے اسکو الہام تو مشہور کر دیتا ہے۔ مگر جھوٹ ہو کر ٹل جایا کرتا ہے جسکو قرآن کریم نے اِس مضمون کا ارشاد فرمایا ہے۔ غور سے سنو! یعدھم و یمنیھم وما یعدھم الشیطن الا غرورا۔ ترجمہ یعنی شیطان انکو دینی مرزا جیسے کو) وعدہ دیتا ہے اور امیدین دلاتا ہے حالانکہ شیطان ان سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔

اِس صفائی سے قرآن کریم کا ارشاد ہو رہا ہے اور میرزائی حضرات اسپر توجہ نہین فرماتے ہین۔ یہ کیا غضب خدائے قدوس کے ارشاد پاک کے خلاف ڈھا رہے ہیں

[۱] لطف یہ ہی کہ من چیزے دیگر می سرایم و طنبورہ من چیزے دیگر۔ یعنی حکیم جی تو فرماتے ہیں یعد و لا یوفی اور انکی خوب مرمت کر کے میان طنبوسو یعنی منصور کہتے ہین کہ یدعلو ولا یوفی حالانکہ دونون ہی غلط۔ خود املا انشا ۲ غلط غلط غلط

مطابقت کر دی۔ کیون نہ ہو تعلیم کس یونیورسٹی کی ہے جہان رات دن اسی جھوٹ کی مشاقی ہوتی رہتی ہے۔

کتاب فیصلہ آسمانی کثرت سے شایع ہو چکی ہے۔ ذرا ناظرین ایک نظر صفحہ ۴۰ و ۴۱ کو دیکھ جائین۔ اور اس عقل کے اندہے کو بھی دکھا کر روشنی کی سلائی کور باطنون کی آنکھون مین پھیر دین۔ تو البتہ بیچارے لڑکے کو سوجھائی دیگا۔

اس قدر واضح طور سے حوالہ دینے پر تو جھوٹ لکھدیا کہ حوالہ نامعلوم اور خود ملک جی بڑے بیباکی سے لکھتے ہین کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین

یو عد و لا یوفی۔

اب کوئی میان لڑکے سے یہ تو پوچھے کہ حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی تو سیکڑون تصانیف ہین۔ تم نے کیون حوالہ نہ دیا۔

مین نے جانا بیچارہ طالب العلم کے آنکھون پر جہالت کا ایسا گھٹاٹوپ پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ حوالہ دینے سے عاجز ہے اسی لیئے اس قدر پر بس کر دیا کہ "اپنے ایک تصنیف مین فرماتے ہین"

میان مجھسے سُنو تمہین کیا معلوم کہ کون تصنیف مین ہے تم تو بیچارے عربی فارسی اور اردو سے بھی محض نابلد معلوم ہوتے ہین۔ جبھی تو جوق در جوق کو صفحہ ۱۲ مین اپنے رسالہ کے جوک در جوک لکھا ہے۔ اردو کا بھی املا درست لکھنا تم کو پہاڑ ہے تو پھر کیون تصنیف کا بار عظیم اپنے سر پر اور دھر لیا جس تصنیف کا حوالہ تم دینے سے عاجز رہ گئے مین تم کو بتائے دیتا ہون۔ وہ شریف تصنیف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی فتوح الغیب ہے۔ یہ گلریزی تمہارے گرو گھنٹال حکیم جی کی ہے جسکو مین بڑے زور شور سے پبلک مین سو کر کے نہایت جرأت سے کہتا ہون کہ جو جملہ یو عد و لا یوفی کا حوالہ دیاہے اور عامۂ مسلمین کو فریب دیا ہے کہ یہ مقولہ حضرت موصوف رضؓ کا ہی یہ بالکل غلط ہے

سنو سنو بھاگو نہین۔ اے عقل کے دشمنو۔ کورباطنو۔ جب تمہین کچھ قرآن کا علم نہین۔ توکیون قرآن دانی کا دعوے بیفائدہ کرتے ہو۔ اور بیچارے جاہلونکو جہنم کا راستہ دکھاتے ہو۔ میان! کسی آیت یا کسی حدیث سے سلف سے آجتک یہ ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یونس علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہاں عذاب بھیجنے کا وعدہ تھا۔ اور عذاب آیا۔ اور وعدہ خداوندی سچا ہوگیا جب قوم نے گردیدگی اختیار کی اور ایمان لائے تو عذاب ہٹادیا گیا۔ بس قرآن مجید اور حدیث شریف سے اسی قدر ثابت ہے۔ بھلا مرزا کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی سے اسکو کیا تعلق ہوسکتا ہے۔

"پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ وعدہ نہین تھا وعید تھا"

ملک جی! بلی کے گوہ کی طرح مرزا جی کے الہامی جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ مگر اوسکی عفونت اور سڑاہند بدبو کہیں چھپ سکتی ہے۔ مرزائی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہین اور اپنے جھوٹے کردار سے باز نہین آتے۔ کبھی وعدہ کو وعید بتاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین کہ وعید کہدینے سے مرزا جی پر جھوٹ کا مقدمہ ڈسمس ہوجائیگا۔ ہرگز نہین۔ قطع نظر اس بات کے کہ یہ وعدہ ہو یا وعید۔ مرزا جی نے تو اِس پیشگوئی کی نسبت یہ قید لگائی تھی کہ یاد رکھو اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی اور مین مر گیا تو ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا۔

پھر اب خود بقول ان کے مرزا جی کو بدترین مخلوق سمجھنے مین آپکو کیا عذر ہے۔ کیونکہ زمانہ ہوا کہ مرزا جی مر بھی گئے۔ اور اُن کا خصم وڈہل رقیب سلطان محمد بیگ بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم موجود ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی۔ غیرت ہو تو توبہ کر کے اب بھی مسلمان ہوجاؤ۔ ورنہ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ **محمدی بیگم** سے نکاح ہونا مرزا کا اور اُس سے بشیر الدولہ۔ عالم کباب۔ عمانوئیل کا پیدا ہونا جس کی تعریف مین مرزا نے مجذوبون کا سا بڑ لگایا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء بھی الہامی جملہ زیب رقم فرمایا ہے یہ وعدہ تہا یا وعید سچ کہنا۔ کیونکہ ابھی تک مرزا جی کو اسکی حسرت باقی ہے ؎

اور اپنے ڈھاک کے ۳ پتوں پر ضد سے اڑے ہوئے ہین۔ خدا کے واسطے ایک لمحہ تو اِن امور پر غور صحیح و فکر سلیم کرین۔ آپ سمجھیئے یہ گر ہے کہ مرزا جی کی جھوٹی پیشگوئیان کثرت سے ہوتی تہین۔ کچھہ دو چار شکلیں رمل کی اور اون کے منسوبات کو یاد کرکے زائچہ لکھہ سکتے تھے اور باقی عقل معاش کے پورے دہن کے پکے قیافہ اور واقعات شناسی مین بھی اپنے کو یکتائے روزگار جانتے تھے۔ اسلیئے طبیبون کے قاعدہ کے موافق کچھہ موسم کچھہ ملک کچھہ خلط کا لحاظ کرکے پیشگوئیون کے گول مول جملے تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ اسپر بھی سینکڑون ہی جھوٹ اِن کے تمام ہندوستان مین مشہور ہو چکے۔ یہان تک کہ خود اونکی موافقین جو صاحب عقل سلیم ہین۔ جب اونکے مقابلہ مین مرزا صاحب کا تذکرہ آیا بے ساختہ اُن لوگ نے ایمان کی بات کہی کہ مرزا صاحب مین بھی تو عیب تھا کہ جو کچھہ اون کے دلمین آیا اسکو کالوحی منزل من السماء سمجھہ لیتے تھے اور اپنی بات کے ناحق ضد مین ٹھوکرین کھاتے تھے۔ کاش یہ عیب نہ ہوتا تو آدمی معقول تھے میان صاحبزادے! یہ ہے معقولیت کی تحقیق او منصفانہ رائے اور آزادانہ خیال۔

اب آپ مخالفین کا ثبوت دیجئے۔ جنکا ذکر آپنے اپنے منہ سے نکالا ہے کہ مرزا صاحب کو بڑا عالم فاضل سلطان القلم سمجھتے تھے۔ (صفحہ ۱۶) جب آپ مخالفین کی فہرست اور ثبوت ظاہر کیجیئگا تو مین بھی بذریعہ اخبارات آپ کے موافقین کی دستخطی تحریرین شائع کر دونگا۔ بلکہ اسکو رجسٹری کرا کے۔ اگر آپ توبہ کی شرط کرین۔

مرزائیون کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کسی نے مرزا کی جھوٹی پیشگوئی کو ظاہر کیا تو اپنے جاہل بھائیون کے اطمینان اور ڈھارس باندھنے کے لیئے جھٹ حضرت یونس کا قصہ شروع کر دیا۔ چاہے مرزا کے حالات سے چسپان ہو یا نہو۔ عوام مین تو یہی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت یونس ع کی پیشگوئی بھی (نعوذ باللہ منہا) ٹل گئی ہے تو مرزا کی پیشگوئی کیون نہ ٹلے۔

اور شائخان نور دی الخطام مین مرزاجی نے اپنی خباثت نفسانی تحریر کی ہین - اور اُسکے علاوہ جو شان نبوت مین حضرت عیسی ابن مریم (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فحش شدید اونکی امہات مونات کے لیئے درج رسالہ کیا ہی اسکو دیکھ جایئے تو پتہ چل جائیگا کہ کوئی لکھنؤ کے شہدے پاجی بھی ایسی گالیان نبی خدا کی شان اور اُن کی امہات کی شان مین ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرسکتے جبکو مرزا نے نہایت بیباکی سے اور دریدہ دہنی سے لکھا ہے - چونکہ میرے نزدیک اون کا اعادہ بھی گناہ ہی اسلیئے میرے قلم کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اُسکو ظاہر کراسکون - آئینہ کمالات - توضیح المرام - ازالۃ الادہام - انجام آتھم - ضمیمہ انجام آتھم -

جیسا کہ راقم نے قبل اسکے صفحہ . امین چند نمونہ مرزا کے فحش کلام کا بدل ناخواستہ پبلک پر ظاہر کر دیا ہی - اوسکو جانچنے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے - کہ جس شخص کے زبان پر ایسے پاجیانہ لغات چڑہے ہون - اور انکا مصداق حضرت عیسے جیسے اولو العزم نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے امہات مومنات کو (معاذ اللہ) ٹھہرادے - کیا وہ شخص کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ اُسکو دنیا دار شرفا اور مہذب قوم میں بھی شمار کرسکیں - ہرگز نہین - ہرگز نہیں - نبوت اور مسیحیت تو درکنار معمولی دیندارانہ حیثیت کا آدمی بھی یہ ذلیل چال چلن اور رذیل طریق کو اپنے لیئے ہرگز ہرگز باعث افتخار نہیں سمجھہ سکتا ہی اپنے منہ میان مٹھو مُطفّرِ بنجائین یہ دوسری بات ہی ؎

بے حیا باش انچہ خواہی کن

مولانا مثل مشہور ہے **لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا**، میرے پیارے عزیز! ابتو ضرور مان لینا چاہیئے کیونکہ آپکا اوئش آپ ہی کے سامنے رو کر دیا گیا ہی ؎

بات کو مانو اسس میں کد نہ کرد ۔۔۔ قے نہ کرو میسرا کہنا رد نہ کرد

قولہ یہ خدائی سلسلہ ہے اور وہی اوسکی مدد کرتا ہے اگر انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو مدتون ہم ہوجاتا

اقول میان! یہ کیون نہیں کہتے کہ یہ مرزائی سلسلہ ہے جو خود[۱] خدا - خدا کا باپ[۲] - خدا کا بیٹا[۳] ہونیکا

---

[۱] خود خدا بنیا مرزاجی کو کشف مین ظاہر ہوا تھا (تفسیر) یعنی مرزا کرشن چندر ہوگئے اور ہمین رودھارن کیہ ۱۲ [۲] خدا کا باپ (یعنی ہندون کے موافق) مرزاجی نے براہ روپ مین بھی جلوہ گری فرمائی - ۱۲ منہ [۳] خدا کا بیٹا (تفسیر) اونہیں ہندون کے راماین کے رو سے آخر زمانہ مین کلنکی اوتار لیکر آئے - جبکو وہ مہدی یا مسیح خیال کرتے ہین ۱۲ منہ

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے　　رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مسٹر آتھم و داکٹر عبد الحکیم خان و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ مین جو جو پیشگوئیان مرزا صاحب کی روز روشن کیطرح تمام دنیا پر جھوٹ ثابت ہو چکی ہین۔ اون سب کی شرح اور پوری کیفیت رسالہ مسیح کاذب مین راقم نے پبلک پر ظاہر کر دیا ہے۔ (جس صاحب کو تفصیل درکار ہو وہ رسالہ ملاحظہ کرلین) صفحہ ۲۶ مین ہمارے عزیز لکھتے ہین (کہ فیصلہ آسمانی مین حضرت مؤلف مدظلہ العالی نے لکھا ہے") کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات مین بد تہذیبی سے کام لیا یہ کس قدر کورانہ جھوٹ اور جاہلانہ افترا ہے مین پبلک کو مخاطب کرکے التماس کرتا ہون کہ رسالہ فیصلہ آسمانی تمام شائع ہو چکی ہے اور قریباً یہ رسالہ ہر شہرون مین مشہور ہو چکا ہے۔ بھلا مہربانی فرماکر ذرا ملاحظہ کرکے آپ لوگ اس جاہل طالب العلم کی جہل کو جانچ لیوین کہ اُس رسالہ مین حضرت مؤلف نے کسی جگہ آئینہ کمالات کا نام بھی لکھا ہے۔ یا نہیں۔ شاید ان پر بھی مرزا جی کی طرح جھوٹے العلم کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بقول شخصے مچھلی کے جائے کن تیرائے۔ یہ پنجابی مثل ہے۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ مچھلی کے بچے انڈون سے نکلتے ہی تیرنے کا الہام ساتھ لیئے آتے ہین۔ اُسی طرح سے مرزا جی کے روحانی صاحبزادگان بھی ہین۔ سہ

ابھی فتنہ ہے کوئی دن مین قیامت ہوگا

اگرچہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے مطلق جھوٹ یا افترا نہین ہے۔ اب مین اسکو پوری تصریح سے پبلک مین پیش کرتا ہون۔ اور ملک منصور صاحب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونکی جھوٹی تقریر نے مجھکو اسکی صراحت پر مجبور کیا ورنہ کا ہیکو اسکا ذکر ان کے مقابلہ مین کیا جاتا سہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

ایک آئینہ کمالات پر کیا منحصر ہے مرزا جی کی مندرجہ ذیل تصانیف مین جنمین قسمیہ پانچسو غیر مکرر گالیان اور فحش کلمات اور تصنیف بعیں درج ہین۔ جو شان مین علماء کرام

عقاید باطلہ سے اپنے کو بچا دین۔ اور اسکو غور سے تخلیہ مین تجویز کرین کہ اس تیرہ سو برس مین آج
تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہوتے گئے مگر اسلام کا کیا بگڑا۔ سوائے اسکے کہ معدودہ
چند لوگ اسلام کی فہرست سے خارج ہو گئے اور ان کی جگہ درک اسفل مقرر ہو گئی اور مشیت
الٰہی نے اپنی حکمت بالغہ سے ان کو حقیقی اسلام اور اتباع رسالت مصطفوی سے محروم رکھا۔

میرے پیارے عزیز ملک منصور (بقول ارشاد مرزا صاحب کے کہ کسی قدر مرارت بھی
لازمۂ حق گوئی ہے) جا بجا ہمنے محض نیک نیتی سے واسطے افادہ عوام وخواص کے براہ بہی
خواہی مرزائیان کے واقعہ صحیحہ کا اعادہ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی منہاج نبوت و مہدویت
کا اظہار کیا ہے۔ خدا کے لیئے خفا نہونا۔ بلکہ تخلیہ مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر اس رسالہ کو
سامنے رکھکر ذرا غور تو کیجئے اور ان واقعات کو پیش نظر رکھکر خود ہی دلمین فیصلہ کر لیجئے۔ کہ جس
شخص کے افعال و اقوال باہم ایسے متضاد ہون (مسیحیت اور مہدویت تو درکنار) بھلا کبھی وہ
ہمچشمون مین اپنی سوسائٹی کے قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ واللہ ہرگز نہین ثم باللہ
ہرگز نہین ضرور آپ بھی دل مین بلا تکلف اعتراف کیجئگا۔ اور آپکا دل گواہی دے گا کہ فیصلہ آسمانی
واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ اس سے انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی آپ کو
یہان شیطانی وسواس یا دوسرے لفظون مین دنیاوی حجاب کا روڑا صراط مستقیم سے روک
رہا ہے۔ بڑے بہادر اور دانشمند وہ ہین کہ اس مقام پر خدا کی سچی توحید اور رسالت مصطفوی کی
مضبوط ڈوری کو پکڑ لین۔ اور شیطانی وسواس اور بے جا حجاب کی مزاحمت کر کے صدق دل سے
توبہ کر کے اوس قدوس ذو الجلال کے آگے سر عجز و نیاز کو جھکا دین کہ ایسی سرافگندگی اوس کے حضور مین
باعث قبولیت ہو جاتی ہے اللهم اهدنا الصراط المستقيم ایاك نعبد و ایاك نستعين آمین
بجاہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین ربنا و تقبل منا انك انت السميع العليم

لطیفہ ۔ خاتمہ کتاب مین مرزا صاحب آنجہانی کے چند وہ الہامات جنکے سچے ہونے مین مرزا جی
کے کسی مخالف کو بھی کچھ عذر نہین ہو گا بنظر مزید دلچسپی ناظرین ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ مگر حضرات

دعویداری جسکی تفصیل پچھلے صفحہ میں بخوبی کردیگئی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیئات
اعمالہم) لو مجھسے سنو۔ یہ تینون الہام تو مرزاجی پر ہوتے تھے مگر تفسیر اس کی اسوقت
اون کے ذہن مین نہ آئی تھی۔ اب مجھکو اوس موفق حقیقی نے اس میرزائیہ تثلیث کی حقیقت کھولنے
کی توفیق بخشی ہے۔ مگر یار خفا نہ ہونا۔ ہرچند بات کڑوی ہے مگر علاج باطن خاصہ ہے۔ حاشیہ دیکھو صفحہ ۴۳۔
یہ تو اون تینون جملون کی تفسیر ہوئی۔ مگر حقیقت مین مرزا صاحب کی یہ انوکھی تثلیث ہے عیسائی معروف تثلیث
مین باپ اور بیٹا اور روح القدس ملکر تثلیث پوری ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی نئی تثلیث مین
باپ اور بیٹا اور اون کے خدا کا باپ بھی شریک تثلیث ہے۔

میان صاحبزادے! اب سمجھے یہ ہے سلسلہ میرزائیہ کی تثلیث اور اسکا درہم[۱] برہم ہونا اگر آپ لوگ
کو معلوم نہو تو کوئی باطنی کا علاج کیجئے۔ مرزا صاحب کی حیات ہی سے اونکا کارخانہ فیل کر گیا۔
دوکانداری ٹھنڈی پڑ گئی۔ پبلک پر اون کا فریب کھل گیا۔ خود ہزارون مرید خاص اون کے عقیدے
سے پھر گئے۔ اور پھر بڑے گرماگرمی سے رد پورہ ہونے لگے۔ تمام دنیا مین اون کے دجال ہونیکا
اور کفر کا فتوے شائع ہوگیا۔ اسپر بھی آپ لوگ کو احساس نہو تو میرا کیا اجارہ ہے عقل سلیم
آپ لوگ سے سلب کر لی گئی ہے اور بعینہ فونوگرام بنگئے جو کچھ قادیانی ترانہ آپ کے
دلون کے رکارڈ مین بھر دیا گیا ہے وہی آواز نکلتی ہے۔

اب بھی بیچو۔ توبہ کا دروازہ ابتک کھلا ہوا ہے۔ موت کی گرم بازاری انواع اقسام سے
مرزا صاحب کے قدم نحس کی بدولت تمام دنیا مین۔ ان بطش ربک لشدید کی
منادی ہو چکی ہے۔ مبارک وہ لوگ ہین جو اس منادی پر کان دھرین اور اپنے سچے نبی
خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ والثنا کی دل سے پیروی کرکے شیطانی

۱ غیرت حق۔ میرزاجی سے ہوئی جب ستیزہ کار + خود بقول میرزا جو تھا شریر و پر گناہ + مفتری صادق
کے آگے مر گیا ہو کر تباہ + مفتری ہوتا ہے آخر اس جہان مین روسیاہ + جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار +
ف: مرزا صاحب کا شعر ہے اوپر مصرعہ لگا گیا ہو کیا پھڑکتا ہوا مضمون ہے اور کیسا چسپان ہے +

لائق دید کتابیں

یہ رسالہ چونکہ ایک غیر مہذب طالب علم کا جواب تھا۔ اسلئے اُسی طرز پر لکھا گیا ہے اہل تہذیب طالبین حق رسائل ذیل کو ملاحظہ کریں میں اس ورق پر ان کتابوں اور رسالوں کا نام ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن میں نہایت شائستگی اور پسندیدہ تحریر اور حقانی دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے جماعت احمدیہ میں کوئی ان رسائل کا جواب نہیں دیسکا ۔

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۱ ۲ ۳	فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۳ر حصہ دوم قیمت ۴ر حصہ سوم زیر طبع	مرزا صاحب نے جس معجزے کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا۔ اور خلق کو اُس کا منتظر کیا تھا اُس کا ہر طرح سے غلط ہونا اس رسالہ میں دکھایا گیا ہے ۔
۴	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر	پہلے حصہ کے بعض مضامین کے جواب میں جو مرزا صاحب نے اور اُن کے خلیفہ نے لکھا ہے اُسکی غلطی ظاہر کی گئی ہے ۔
۵	شہادت آسمانی قیمت ۴ر	سنہ ۱۳۱۲ھ میں چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا تھا اُسے مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اُس کا غلط ہونا نہایت پُر زور تقریر سے ظاہر کیا ہے ۔
۶	حقیقۃ المسیح قیمت ۴ر	اس میں متعدد طریقوں سے اور خود مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا نہایت معقولیت سے ثابت کیا ہے اور اُنکے وجود کا نتیجہ دکھایا ہے ۔

ناظرین سے دست بستہ التماس ہی کہ مرزا صاحب کے ان الہامات پر غور کیواسطے مضحکہ نہ اڑائیگا کیونکہ یہ حضرت مسیح قادیان کے (دیسا کچھ بھی ہو) الہام تو ہین +

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہی کہ کبھی معدے کے خلل سے ورم بھی ہو جاتی ہو۔ (ریویو۔ اپریل) +

سبحان اللہ۔ کیا لطیف الہام ہی جو آجتک کسی طبیب یونانی یا ڈاکٹران انگریزی کو بھی معلوم نہوا تھا۔ یا معلوم تھا تو مرزا صاحب کو اسکی اطلاع اُن اطباء نے کیوں نہ دی۔ ناظرین یہ البتہ مرزا صاحب کا الہام ہی

(۲) مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "رعایا میں سے ایک شخص کی موت"! (ریویو۔ اپریل) +

کون بے ایمان ہے جو اس الہام کو سچ نہ مانیگا واہ کیا کہنے ہیں الہام تو ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ ذہن ہی کا

(۳) الہام ہوا۔ "فتح"! (ریویو۔ اپریل) کس کی یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہدینگے۔

صاحبو! مرزا صاحب کے ایسے ویسے جیسے تیسے سو نہیں بلکہ ہزاروں مزخرف الہامات خود اُن کے تصنیفات میں بھرے پڑے ہیں جنکو اہل طبع سلیم دیکھکر بے ساختہ کہہ اٹھیگا کہ بیشک مرزا صاحب کے الہامات مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہیں ؎

این کرامت ولی ماچہ عجب — گربہ شاشید گفت باران شد

مرزائی حضرات بس اِن نمونوں کو دیکھکر دل میں شرمائیں اور پھر کبھی الہام کا ذکر اپنی زبان سے نہ نکالیں زیادہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ +

\+ + + + + + +

الراقم

ملک نظیر احسن بہاری سابقاً یکے از مرید خاص

مرزا صاحب مگر حالیاً مرزا صاحب کے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر داخل سلسلہ رحمانیہ ہوا

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۷	معیار المسیح قیمت ۲ر	بعض وہ آیتیں جنسے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا ہی۔
۸	تنزیہ ربانی ۲ر	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربار سے جو حصے ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تہا۔ اسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوئے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر۔
۹	معیار صداقت ار	
۱۰	تنبیہ قادیانی قیمت ١ر	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اوڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکہا تہا۔ اُسکا کافی جواب ہی۔
۱۱	مسیح کاذب ۳ر	اسمیں وہ چند جہوٹی پیشگوئیاں مرزا صاحب کی لکہکر انکی حالت دکھائی ہی۔
۱۲	تذکرہ یونس علیہ السلام	حضرت یونس کا سچا واقعہ ذکر کرکے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے (ابہی طبع نہیں ہوا)
۱۳	شہاب ثاقب	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دنداں شکن جواب ہے (ابہی نہیں چہپا)
۱۴	ایک ہمدرد مخلص کی فریاد رسی (زیر طبع)	اس میں ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔ (ابہی طبع نہیں ہوا)
۱۵	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمیں ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہی اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہیں۔ ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہی (زیر طبع ہی)
۱۶	حق نما زیر طبع	جس میں نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد بہی شامل ہی۔ جس میں مرزا صاحب کے اُس جلسہ سے روپوش ہونیکی کیفیت مذکور ہی۔ (زیر طبع)

اور اسی قسم کی کتب اور کتب دینیہ اور تصوف وغیرہ شہر مونگیر محلہ مخصوص پور مولوی سید حاجی عبد الرحمن صاحب و مولوی محمد اسحق صاحب سے بقیمت طلب فرمائیں